اسلام اور جدید مسائل

مولانا حذیفہ غلام محمد وستانوی*

موبائل فون سے متعلق اہم مسائل

موبائل پر ہیلو (HELLO) سے گفتگو کا آغاز:

لفظ ہیلو (Hello) کے معنیٰ کسی کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانا ہے، عام فہم زبان میں اس کے معنیٰ ''سنو'' ہوتے ہیں اور یہ کلام میں داخل ہے، اس لئے ٹیلیفون پر السلام علیکم کے بجائے ہیلو سے کلام کا آغاز کرنا خلاف سنت ہے، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام سے پہلے سلام کی تعلیم فرمائی۔ عن جابر بن عبداللہؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام قبل الکلام ۔ (ترمذی شریف: ج۲/ص ۹۹)

مسجد میں موبائل کھلا رکھ کر آنا: مسجد میں موبائل کھلا رکھ کر آنا یہ احترام مسجد کے خلاف ہے کیونکہ اگر گھنٹی بجی تو شور وغل ہوگا جو کہ ممنوع ومکروہ ہے، ابوداؤد کے حاشیہ میں ''باب کراھیۃ انشاد الضبالۃ'' کے تحت عبارت ہے ''ویلحق بہ مافی معناہ من البیع والشراء والاجارۃ ونحوھا من العقود وکراھیۃ رفع الصوت فی المسجد'' کراھیۃ رفع الصوت فی المسجد کی صراحت سے موبائل کی گھنٹی کا شوروغل مکروہ وممنوع قرار پائے گا۔ (ابوداؤد شریف: ج ۱/ص ۶۸) اور صاحب فتاویٰ ہندیہ فرماتے ہیں، ان لا یرفع فیہ الصوت من غیر ذکر اللہ ۔ (الفتاویٰ الھندیہ: ج۵/ص ۳۲۱)

موبائل پر میوزک یا گانے کا سننا نیز گانے وغیرہ کا لوڈ کرنا: موبائل پر میوزک یا گانے سننا اسی طرح موبائل میں ان چیزوں کو لوڈ کرنا، اور رنگ ٹونز میں گانے کی میوزک یا گانے سیٹ کرنا شرعاً ممنوع وحرام ہے۔ لقولہ تعالیٰ: ''ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم'' (سورۃ لقمان: الآیۃ ۶) جاء فی التفسیر ان المراد بہ الغناء .... سماع غناء فھو حرام باجماع العلماء. واستماع ضرب الدف والمزمار وغیر ذلک حرام ۔ (ردالمحتار: ج۹/ص ۵۶۶)

موبائل میں رنگ ٹون کی جگہ قرآنی آیات وکلمات اذان کے فیڈ کرنے کا حکم شرعی: موبائل میں رنگ ٹون کی جگہ آیات قرآنیہ یا کلمات اذان وغیرہ کے فیڈ (Feed) کرنے میں ابتذال وامتہان، یعنی تحقیر وتذلیل لازم آتی ہے اسلئے یہ ناجائز ہے۔ اور فقہ کا قاعدۂ مسلمہ ہے ''الامور بمقاصدھا''۔ (اشباہ والنظائر: ج ۱/ص ۱۱۳)

---

* استاذ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، اکل کوا، نندوربار، انڈیا

وکذااالحارس اذاقال فی الحراسة لااله الا الله یعنی لأجل الاعلام بانه مستیقظ .

(الاشباہ والنظائر : ج ا/ص ۱۱۶)

موبائل پر بذریعۂ میسیج کسی اجنبیہ سے گفتگو کرنا: موبائل پر کسی اجنبیہ سے میسیج کے ذریعہ گفتگو کرنا ایسا ہی ہے جیسے آمنے سامنے گفتگو کرنا، اس لئے یہ نا جائز ہے۔ ولا یکلم الأجنبیة إلا عجوزاً، ویجوز الکلام المباح مع امرأة اجنبیة . (ردالمحتار : ج۹/۵۳۰)

وفی الحدیث دلیل انه لابأس بأن یتکلم مع النساء بمالا یحتاج الیه ولیس هذا من الخوض فیما لایعنیه ،انما ذلک فی کلام فیه إثم . (ردالمحتار : ج۹/۵۳۰)۔

دوران نماز موبائل بند کرنا: ایسا کام جس کے کرنے والے کو دیکھ کر یہ یقین ہو کہ وہ نماز میں نہیں ہے تو وہ عمل کثیر ہے، اور جس کام کے کرنے والے کو دیکھ کر یہ شک ہو کہ وہ نماز میں نہیں ہے تو یہ عمل قلیل ہے (درمختار)۔

اگر دوران نماز موبائل بجنا شروع ہوا اور اسے عمل قلیل یعنی جیب کے اوپر ہی سے محض بٹن دبا کر بند کرنا ممکن ہو تو بند کردے نماز کراہیت کے ساتھ صحیح ہوگی، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو نماز توڑ کر بند کرنا مباح ہونا چاہیئے اسلئے کہ جب جسمانی تکلیف کے اندیشہ سے نماز توڑنا مباح ہے تو دینی ضرر یعنی اپنے اور دیگر مصلیوں کے خشوع وخضوع میں خلل اور مسجد کی بے ادبی و بے حرمتی میں بدرجۂ اولیٰ رخصت حاصل ہوگی، کیوں کہ دینی دفع ضرر جسمانی دفعِ ضرر پر مقدم ہے، تا کہ دیگر مصلیوں کے خشوع وخضوع میں خلل واقع نہ ہو اور مسجد کا ادب بھی ملحوظ رہے، اب نئی تحریمہ سے امام کی اقتداء کرے جتنی نماز مل جائے اسے پڑھ لے اور جو چھوٹ جائے اس کو پورا کرلے۔

عن ابی ھریرةؓ قال: أمر رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتل الاسودین فی الصلوٰة الحیة والعقرب. (ترمذی شریف : ج ا/۸۹)

"ویباح قطعها لنحو قتل حیة ونَدّ دابة وفور قدر" درمختار. (ردالمحتار : ج۲/ص ۴۲۵).

موبائل میں گیم ڈاؤن لوڈ کرنا: موبائل میں جاندار یا غیر جاندار کی تصویر والے گیم ڈاؤن لوڈ کر کے کھیلنا جیسے کرکٹ، فٹبال، کیرم بورڈ وغیرہ اس میں ضیاعِ وقت لازم آتا ہے۔

بالخصوص جب کہ اس میں تصاویر بھی موجود ہوں تو اس کی برائی اور بڑھ جاتی ہے لہذا اس سے اجتناب لازم ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ سلم کا ارشاد ہے، "مِن حُسن اسلام المرء ترک مالایعنیه (جمع الجوامع: ج۶/ص ۳۹۳).

قال الشامیؒ. کل لعبٍ وعبثٍ .... حرامٌ. (ردالمحتار : ج۹/ص۵۶۶)

ایک موبائل سے دوسرے موبائل پر تصویری میسیج یا فلم یا گانے بھیجنا:

کسی شخص کے کہنے پر یا از خود کسی دوسرے کے موبائل پر جانداروں کی تصویر والے میسیج بھیجنا، اسی طرح ایک موبائل سے

دوسرے موبائل میں فلم یا گانا بھیجنا شرعاً ناجائز اور سخت گناہ ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔"ان اشد الناس عذ ابا عند اللہ المصوّرون" (بخاری شریف: ج۲/ص۸۸۰)

وعن ابن عباسؓ.قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول:لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ تمثال، والمصورون یعذبون یوم القیامۃ فی النار یقول لھم الرحمٰن قوموا الی ما صورتم، فلایزالون یعذبون حتیٰ تنطق الصورولاتنطق. (مجمع الزوائد: ج۵/ص۲۲۶)

وقال تعالیٰ:ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم(سورۃ لقمان، الآیۃ:۶)

وجاء فی التفسیرأن المراد الغناء. (ردالمحتار: ج۹/ص۵۰۲).

قال الحصکفیؒ:وفی المعراج:ودلت المسئلۃ أن الملاھی کلھا حرام.قال ابن مسعودؓ صوت اللھو والغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء النبات."درمختار" (ردالمحتار: ج۹/ص۵۰۲)

قال الشامیؒ.الحاصل أنہ لا رخصۃ فی السَماع فی زماننا. (ردالمحتار: ج۹/ص۵۰۳).

<u>غلط ریچارج پر حقِ مطالبہ کا حاصل ہونا:</u> اگر کوئی شخص اپنے موبائل میں ریچارج کر رہا تھا،لیکن غلط نمبر ڈائل کرنے کی وجہ سے،کسی اور کے موبائل میں ریچارج ہوگیا تو اسے اس شخص سے جس شخص کے موبائل میں ریچارج ہوگیا ،اپنی ریچارج کردہ رقم کے مطالبہ کا حق حاصل ہوگا،اور شخص آخر کیلئے اس ریچارج کا استعمال حلال نہیں ہوگا۔

لقولہ تعالیٰ.یآ یّھا الذ ین امنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم با لباطل الا ان تکون تجارۃً عن تراضٍ منکم .

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم .لایحل لامریءٍ من مال اخیہ بشئ الا بطیب نفس منہ . (جمع الجوامع: ج۹/ص۷).

<u>موبائل کسی کی تصویر فیڈ کرنا:</u> موبائل میں کسی شخص کی تصویر فیڈ (Feed) کرنا کہ جب بھی فون کیا جائے تو بجائے نمبر کے اس شخص کی تصویر آئے درست نہیں ہے۔

حضورﷺ کا ارشاد ہے ."ان اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون '(بخاری شریف: ج۲/ص۸۸۰)۔

لاتمثال انسان أو طیر"درمختار"لحرمۃ تصویرذی الروح . (رد المحتار: ج۹/ص۵۱۹).

<u>خراب موبائل عیب بتائے بغیر فروخت کرنا:</u> بہت سے لوگ موبائل خراب ہونے پر اسے کم قیمت میں فروخت کردیتے ہیں،اورخریدار کو موبائل میں موجودہ عیوب اور خرابیوں پر آگاہ نہیں کرتے،اس طرح کی بیع دھوکہ دہی ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا۔

عن ابن عباسؓ قال :قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم' من غشنا فلیس مناومن رمانا بالنبل فلیس منا' (جمع الجوامع: ج۷/۲۱۳)

اس بیع کے بعد خریدار کو اختیار ہوگا کہ چاہے تو پوری قیمتِ خرید پر رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے، لیکن یہ اختیار نہیں ہے کہ موبائل رکھ لے اور عیب کی وجہ سے کچھ قیمت واپس لے لے۔

عن أبی ہریرةؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی صبرة من طعام فأدخل یدہ فیھا فنالت اصابعه بللا . فقال :یاصاحب الطعام ما ھذا ؟ قال : اصابته السماء یا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال :أفلا جعلته فوق الطعام حتی یراہ الناس ثم قال من غشّ فلیس منا .حدیث حسن صحیح ، (جامع الترمذی: ج ۱/ص ۲۴۵)

ذکر فی الفتح أن البیع ذا غرر قولی یجب فسخه قضاءً،وذا غرر فعلی یجب فسخه دیانة.وکل بیع مکروہ تحریما یجب فسخه دیانة . (العرف الشذی علی ھامش الترمذی: ج ۱/۲۴۷)

"عن ابی ہریرةؓ قال:نھٰی رسول اللہ صلی للہ علیه وسلم عن بیع الغرر .(ترمذی شریف: ج ۱/ص ۲۳۲)

"من وجد بمشریه ما ینقص الثمن عند التجار أخذہ بکل الثمن أورَدّہ (ردالمحتار: ج۷/ص ۱۶۹، ۱۷۰)

کیمرے والے موبائل کا استعمال کیسا ہے: کیمرے والے موبائل سے گفتگو کرنا ناجائز نہیں ہے۔ بلکہ اس کا غلط استعمال ناجائز ہے،علماء،ائمہ ،ومقتدیانِ کرام کیلئے تہمت سے بچنے کیلئے احتیاط اسی میں ہے کہ وہ کیمرے والے موبائل کے بجائے ،سادہ موبائل استعمال کریں۔کیوں کہ سرکار کا فرمان ہے **"اتقوا مواضع التھم"** اور صاحب الأشباہ والنظائر فرماتے ہیں۔**"الأمور بمقا صدھا"**.(الأشباہ والنظائر: ج ۱/ ص ۱۱۳).

طلباء مدارس کیلئے موبائل کا استعمال اور اس کا حکم: فرائض خمسہ :کلمہ،نماز،روزہ،زکوٰۃ،حج،اور علم اخلاص کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے،کیوں کہ صحت عمل اسی پر موقوف ہے،اسی طرح علم حلال وحرام ،اور علم ریا کا حاصل کرنا بھی فرض ہے،کیوں کہ عابد ریاء کے سبب اپنے عمل کے ثواب سے محروم ہوتا ہے،علم حسد وعجب ،کا بھی حاصل کرنا بھی فرض ہے، کیوں کہ یہ دونوں چیزیں نیک عمل کو ایسے ہی کھا جاتی ہیں جیسے آگ لکڑی کو،خرید وفروخت ،نکاح وطلاق کا علم اس شخص پر حاصل کرنا فرض ہے جو ان امور میں داخل ہونا چاہتا ہے،ان الفاظ وکلمات کا علم حاصل کرنا بھی فرض ہے جس سے انسان اسلام سے خارج ہو جاتا ہے،ہم طلباء مدارس دینیہ اسی فرض علم کی تحصیل میں مشغول ہیں،اس لئے ہر ایسا کام جو اگر چہ مباح ہو مگر ہمارے اس مقصد عظیم میں مخل ہو ہمارے لئے اس کا کرنا مکروہ تنزیہی ہوگا مثلاً: بلاضرورت موبائل کا استعمال ،بازاروں میں فضول گھومنا پھرنا ،اور رات دیر گئی تک گپ شپ بازی کرنا وغیرہ کیوں کہ شریعت اسلامیہ ایسے مباح کام سے بھی منع کرتی ہے جو فرائض وواجبات کی ادائیگی میں مخل ہو یا دین میں کسی خرابی کا ذریعہ بنے ،فقہ اسلامی میں اس کی بے شمار نظیریں موجود ہیں،مثلاً:

(۱) عام حالات میں خرید وفروخت مباح ہے مگر اذان جمعہ کے بعد اس میں مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے کیوں کہ

یہ ایک واجب شرعی یعنی اداء جمعہ میں مخل ہے۔

(۲)　کسی بھی وقت نفل نماز پڑھنا مباح ہے مگر تین اوقات میں مکروہ تحریمی ہے کیوں کہ اس سے کافروں کیساتھ مشابہتِ ظاہرہ لازم آتی ہے۔

(۳)　خالق کی خلقت وصنعت کو دیکھنا اور اس میں غور وفکر کرنا گرچہ مباح ہے مگر جب غیر محرم سامنے ہو تو نظر کو نیچے کرنا واجب ہے کیوں کہ یہ امر ممنوع کے ارتکاب کا ذریعہ ہے۔

لقوله تعالیٰ: فلولا نفر مِن کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین .إلخ (سورة التوبة: الأیة: ۱۲۲)

ولقوله علیه السلام: طلب العلم فریضة علی کل مسلم. (سنن الکبریٰ للبیهقی: ۲/ ۲۵۶، مکتبه دار الکتب العلمیه بیروت، مشکوٰة المصابیح : ص ۳۴)

وفی تبیین المحارم: لاشک فی فرضیة علم الفرائض الخمس، وعلم الإخلاص، لأن صحة العمل موقوفة علیه، وعلم الحلال والحرام، وعلم الریاء، لأن العابد محروم من ثواب عمله بالریاء، وعلم الحسد والعجب، إذهما یاکلان العمل کما تا کل النار الحطب، وعلم البیع والشراء والنکاح والطلاق لمن أراد الدخول فی هذه الأشیاء. (ردالمحتار: ۱/ ۱۲۶، مقدمه، مطلب فی فرض الکفایة وفرض العین، دار الکتب العلمیه بیروت)

وبقاعدة فقهیة: ان الوسیلة أو الذریعة تکون محرمة اذا کان المقصد محرما وتکون واجبة اذا کان المقصد واجبا . (المقاصد الشرعیه للخادمی: ص ۴۶)

وأیضا: بقاعدة فقهیة: وسیلة المقصود تابعة للمقصود وکلاهما مقصود. (اعلام المؤقعین: ۳/ ۱۷۵)

<u>**انٹرنیٹ کا استعمال:**</u> انٹرنیٹ ایک ایسا جدید مواصلاتی نظام ہے جس کے ذریعے دنیا ایک چھوٹی سی آبادی کی شکل میں تبدیل ہوگئی ہے، انسان گھر بیٹھے دنیا کے چپے چپے اور مختلف الاجناس افراد کی سیر کرتا ہے، انٹرنیٹ کے ذریعے انسان دین واسلام کو گھر بیٹھے دنیا کے ہر طبقے میں متعارف کرسکتا ہے، اور پورے عالم کو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں غور کرنے، توحید ورسالت اور آخرت کی دعوت دینے میں استعمال کرسکتا ہے، اسی طرح تعصب وعناد، اختلاف وانتشار اور بداخلاقی وغیرہ کی بھی انٹرنیٹ کے ذریعہ دعوت دیجا سکتی ہے، جس سے افراد انسانی میں اختلاف وانتشار کی فضاء آخری حد تک عام کی جاسکتی ہے۔ اگر انٹرنیٹ کا استعمال پہلے مقصد کیلئے ہے تو اسکا استعمال جائز ہے اور اگر دوسرے مقصد کیلئے ہے تو اسکا استعمال ناجائز اور حرام ہے۔ اسلیے کہ فقہ کا قاعدہ مسلمہ ہے۔ ''**الأمور بمقاصدها**'' (الأشباه والنظائر : ج ۱/ ص ۱۱۳)

انٹرنیٹ پر وگرامز کا شرعی حکم: انٹرنیٹ میں کچھ پروگرامز ہوتے ہیں جیسے "Msn Messenger "Ridiffbol"، "YahooMassenger"، وغیرہ ،

یہ پروگرامز ای میل (Email) اور چیٹنگ (Chating) کیلئے مخصوص ہوتے ہیں، جن کے ذریعہ دنیا میں کسی بھی فرد سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے، بہت سے نوجوان، انٹرنیٹ چیٹنگ ۔(Internetchating) کے ذریعے اجنبی لڑکیوں سے فرینڈ شپ "Friendship" اور عشق محبت کی باتیں کرتے ہیں، اور آپس میں ایک دوسرے کو فحش اور عریاں تصاویر "Email" کرتے ہیں جو شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔

ان رسول اللہ ﷺ قال :لعن الله الناظر والمنظور اليه .(مشکوۃ شریف: ص ۲۷۰).

ولا يكلم الأجنبية إلا عجوزاً ،(ردالمحتار: ج۹/ص ۵۳۰)

انٹرنیٹ پر گیم کھیلنے کا حکم شرعی:

انٹرنیٹ موبائل اور کمپیوٹر گیم کھیلنے سے اگر فرائض کا ترک لازم آتا ہے تو یہ کھیل ناجائز اور حرام ہوگا، اور اگر ترک واجب لازم آتا ہو تو مکروہ تحریمی ہوگا، اور اگر ترک سنن ومستحبات لازم آتا ہو تو مکروہ تنزیہی ہوگا، کیوں کہ ہروہ کام جو ترک فرض کا ذریعہ بنے وہ حرام، اور جو ترکِ واجب کا ذریعہ بنے وہ مکروہ تحریمی، اور جو ترکِ سنن ومستحبات کا ذریعہ بنے وہ مکروہ تنزیہی ہوگا۔

لقو له تعالیٰ :ولاتسبوا الذين يدعون من دون الله فيسبوا الله عدوابغير علم (سورة الانعام :الآية ۱۰۹)

ولقد علمتم الذين اعتدوا منكم في السبت . (سورة البقرة: آیت ۶۵)

ولقوله عليه السلام :قاتل الله اليهود حرمت عليهم الشحوم فباعواها واكلوا اثمانها.

(بخاری شریف: ج ۱ / ص ۳۸۴)

فذ مهم لكونهم تذرعوا للصيد يوم السبت المحرم عليهم بحبس الصيد يوم الجمعة وباجماع الامة علىٰ جواز البيع والسلف مفترقين ، وتحريمهما مجتمعين لذريعة الربا،فإنها تدل على اعتبار الشرع سدّ الذرائع في الجملة وهذا امجتمع عليه .(الفروق للامام القرافی : ج۳/ص ۴۰۶)

انٹرنیٹ کے ذریعہ رازدارانہ معاملات کی جاسوسی کا حکمِ شرعی:

اگر کوئی شخص، یا ادارہ، یا کمپنی، یا حکومت، اپنے رازدارانہ معاملات کو، کوڈورڈ (Codeword"/Password) کے ذریعہ، انٹرنیٹ یا کمپیوٹر پر فائلوں میں محفوظ کرلے، تو کسی دوسرے شخص کا جاسوسی کر کے، کوڈورڈ کو حاصل کرنا اور اور فائلوں میں محفوظ رازدارانہ معلومات سے فائدہ اٹھانا شرعاً ناجائز ہے اور اس سے بچنا واجب ہے۔ ارشاد خداوندی ہے، ولاتجسّسوا، اور تم جاسوسی نہ کرو، (سورة الحجرات: الآية ۱۲)

فرمان نبویؐ ہے، ولا تحسّسوا ولا تجسّسوا ،(کہ تم دوسروں کے ٹوہ میں اور جاسوسی میں نہ رہو)

(مسلم شریف : ج ۲/ص ۳۱۶)

اور فقہ کا قاعدۂ مسلمہ ہے،ان مالا یتم الواجب الا بہ فھو واجب .(فقه النوازل: ج ۳/ص ۲۲۵)

ٹیپ ریکارڈ، ویڈیو کیسیٹ ،سی ڈی وغیرہ کے استعمال کا حکم شرعی کیا ہے:

ٹیپ ریکارڈ، ویڈیو کیسٹ ،سی ڈی ، اور سافٹ ویئر وغیرہ کا استعمال عام ہو چکا ہے ،اسلئے تبلیغ دین اور اشاعتِ حق کے خاطر ایسی کیسٹیں، سیڈیاں اور سافٹ ویئر بنانا جس میں اخلاقی وتربیتی تعلیمات کو ریکارڈ کیا گیا ہو (خواہ صرف آواز یا آواز کے ساتھ حروف ہوں) جائز ہے، بشرطیکہ اس میں ذی روح کی تصاویر نہ ہوں۔

لقوله تعالیٰ :"خلق لكم ما في ا لأرض جميعا" . (سورة القرة: الآية ۲۹)

وبقاعدة الفقهية :"إن الأصل في الأشياء الإباحة حتى يدل الدليل على عدم ا باحته" .

(الأشباه والنظائر: ج ا /ص ۲۵۲)

انٹرنیٹ کے ذریعہ تبلیغ واشاعت: انٹرنیٹ کے ذریعہ قرآن کریم ،حدیث نبویؐ، عقائد اسلام ،احکا اسلام، ونظریات شرع پر غیروں کی طرف سے جو یلغار کی جارہی ہے اور اسلام واہل اسلام کی جو غلط شبیہ پیش کی جارہی ہے، اس کا جواب انٹرنیٹ کے ذریعہ ہی دینا ممکن ہے اس لئے اس مقصد کے خاطر انٹرنیٹ کا استعمال جائز ہی نہیں بلکہ بعض اوقات لازم ہے۔اور حکم خداوندی ہے:"واعدّوا لهم ما استطعتم من قوة" (سورة الأنفال:الآية ۶۰)

اور فرمان رسول ہے:"جاهدوا المشركين باموالكم وانفسكم والسنتكم".(سنن ابی داؤد: ص ۳۳۹)

اور خالد بن ولید کیلئے حضرت ابوبکرؓ کا یہ قول :

"حاربهم بمثل مايحاربونك السيف بالسيف والرُّمح بالرُّمح" . اور قاعدۂ شرعیہ ہے،" ان مالا يتم الواجب الا به فهو واجب" کے عموم میں داخل ہے۔(فقه النوازل: ج ۳/ص ۲۲۵)

انٹرنیٹ کے ذریعہ کسی دوسرے کا کریڈٹ کارڈ نمبر اور اسکا پاس ورڈ حاصل کر کے خفیہ طور پر بیع وشراء کرنا:

انٹرنیٹ کے ذریعہ کسی کا کریڈٹ کارڈ (Credit.Card) نمبر اور اسکا پاس ورڈ (Password) حاصل کر کے اس کے خاطے سے خفیہ طور پر خرید وفروخت کرنا جس کا بل کریڈٹ کارڈ والے کو آتا ہو شرعا ناجائز وحرام ہے ،اور اس طرح کے مال کے استعمال پر سخت وعید وارد ہوئی ہے۔لقوله تعالیٰ: لا تاكلوا اموالكم بينكم بالبا طل الا ان تكون تجارةً عن تراضٍ منكم .(سورة النساء:الآية ۲۹)

ولقوله عليه السلام: كل المسلم على المسلم حرام عرضه،وماله،ودمه.

(مسلم شريف: ج ۲/ص ۳۱۷، كتاب البر و اصلة والأدب،باب تحريم ظلم المسلم وخذ له واحتقاره إلخ،،

(ترمذی شریف: ج ۲/ص ۱۴، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی شفقة المسلم علی المسلم)

وبقاعدة الفقهية: سدّالذرائع وسيلة المقصود تابعة للمقصود وكلامها مقصود

(اعلام المؤقعین: ج ۳/ص ۱۷۵)

انٹرنیٹ پر خرید و فروخت:

اگر انٹرنیٹ پر بائع اور مشتری دونوں موجود ہوں اور ایجاب کے فوراً بعد دوسرے کی طرف سے قبول ظاہر ہو جائے، تو بیع منعقد ہو جائے گی، اور اس صورت میں عاقدین کو متحد المجلس تصور کیا جائیگا، کیونکہ اتحاد مجلس کا مقصد ایک ہی وقت میں ایجاب کا قبول سے مربوط ہونا ہے۔

لقوله تعالیٰ: "احلّ الله البيع وحرّم الرّبوا". (سورة البقرة: الآية ۲۷۵)

ولقوله عليه السلام: المتبايعان بالخيار ما لم يفترقا. (سنن ابی داؤد: ج ۲/ص ۴۸۹)

وبقاعدة الفقهية: الأمور بمقاصدها. (الأشباه والنظائر: ج ۱/ص ۱۱۳)

ای میل کے ذریعہ بیع و شراء کرنا:

اگر کسی شخص نے کسی شخص کو، ای میل (E.Mail) کے ذریعہ بیع کی پیشکش کی تو جب وہ شخص جسے یہ پیش کش کی گئی، اس ای میل (E.Mail) کو پڑھے، اسی وقت اس کی جانب سے قبولیت کا اظہار صحت بیع کے لئے ضروری ہوگا، اور یہ صورت تحریر و کتابت کے ذریعہ بیع کی ہوگی، اور بیع بصورت تحریر و کتابت درست و جائز ہے۔

لأن القاعدة الفقهية: الكتاب كالخطاب. (قواعد الفقه: ص ۹۹)

فلما بلغه الكتاب وفهم ما فيه قال قبلت في المجلس إنعقد.

(فتح القدیر: ج ۶/ص ۲۳۶، الفتاویٰ الهندیه: ج ۳/ص ۹)

انٹرنیٹ کے ذریعہ عقد نکاح کا حکم شرعی: عقد نکاح بمقابلہ عقد بیع نازک ہے اور اسمیں عبادت کا پہلو ہے، دو گواہ بھی شرط ہے، اسلئے براہ راست انٹرنیٹ، ویڈیو کانفرنسنگ اور فون پر نکاح کا ایجاب و قبول شرعاً معتبر نہیں ہوگا، ہاں اگر ان ذرائع ابلاغ پر کسی کو نکاح کا وکیل بنایا جائے اور وہ دو گواہوں کے سامنے اپنے مؤکل کی طرف سے ایجاب و قبول کرلے تو نکاح درست ہوگا، بشرطیکہ گواہ مؤکل غائب کو جانتے ہوں یا بوقت ایجاب و قبول اس کا نام مع ولدیت لیا گیا ہو۔ **امرأة وكلت رجلا بأن يزوجها من نفسه فقال الوكيل اشهدوا انى قد تزوجت فلانة من نفسى ان لم يعرف الشهود فلانة لايجوز النكاح مالم يذكر اسمها واسم ابيها وجدها** (خلاصة الفتاویٰ: ج ۲/ ۱۵)

رُوی انه عليه السلام: وكل با لتزوج عمرابن ابی سلمةؓ. (نصب الرایه: ج ۴/ص ۱۹۲)